سیرت نگاری کے ماخذ کا تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر شازیہ رمضان ☆

عینی رباب ☆☆

Abstract

Seerat is an Arabic work and its meaning is 'method, way of life and methodology.' In Islamic terminology this word is specified for the relationships of Holy Prophet (S.A.W.) with non-Muslims and also the incidents of his life from birth to death, including political, social and economic matters. That is why, many books were written about seerah and will be written till the Day of Judgment. Scholars have considered Holy Quran, Sunnah, Tafseer, History ets as the basic sources of seerah.In this research article, an analytical study of the sources of seerah has been done so that the importance of sources may be explored. This will help to incline people towards seerah with the the effect that is the only way to change lives.

☆ (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)

☆☆ (ایم اے سکالر جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)

سیرت نگاری کے ماخذ کا تحقیقی جائزہ

سیرت نگاری اسلامی تاریخ میں ایک سدا بہار موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاریخ و سوانح کے میدان میں حضرت محمد ﷺ کی ذات کے علاوہ کوئی دوسری شخصیت ایسی دکھائی نہیں دیتی کہ جس کی ولادت سے وفات تک کے عرصہ حیات کی تمام تر تفصیلات کو بمعہ جزئیات کے ایک تحقیقی انداز اور جامع اسلوب میں تحریر کیا گیا ہو۔ نبی کی سیرت پر جہاں مسلمانوں نے ہزاروں کتب لکھیں وہاں غیر مسلموں نے بھی بہت سی کتب لکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زمانے میں سیرت کے ہر پہلو پر کتابیں تصنیف کی گئیں اور اسی طرح آپؐ کی سیرت کا ذکر جو قرآن کریم سے شروع ہوا ہے قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی طرح سیرت نگاری کا بڑھتا ہوا کام ایک مستقل فن کی صورت اختیار کر گیا۔

لغوی معنی:

سیرۃ **سَارَ یَسِیْرُ سَیْراً** سے چلنے پھرنے کے معنی میں آتا ہے اس کے علاوہ اس کے معنی ہیں طریقہ، راستہ، روش شکل و صورت جس کے معنی ہیں طرز عمل برتاؤ یہ لفظ وو خود مختار سیاسی وحدتوں کے تعلقات معاملات کے لئے بولا جاتا ہے۔(۱) سیرت کا مادہ سیر بمعنی چال ہے، اسی لئے اچھے چال چلن کو ''حسن السیرۃ'' بھی کہا جاتا ہے بعد میں یہ لفظ عام لوگوں کے حالات کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ جلد ہی سیرت کا لفظ ذات رسالت مآبؐ کے ساتھ قریب قریب مخصوص ہو گیا اور آج دنیا کی تمام مسلم زبانوں اور بہت سی غیر مسلم زبانوں میں بھی سیرت کا لفظ سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک زندگی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مشہور عربی لغت ''لسان العرب'' کے مطابق سیرۃ حسن السیرۃ اچھے چال چلن کے معنی میں ہے۔(۲)

تاج العروس کے مطابق طریقہ اور برتاؤ کے معنی میں ہے کہا جاتا ہے سار الوالی فی رعیۃ سیرۃ حسنۃ یعنی حاکم نے رعایا کے ساتھ اچھے طریقے کا برتاؤ کیا۔(۳) سیرۃ کا لفظ سوانح حیات کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔

علامہ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں:

> **السیرہ بالکسر السنة والطریقة والهئیة والمسیرة** السیرۃ 'س' کے زیر کے ساتھ سنت، طریقہ، ہیئت اور مسافت کے معنوں میں مستعمل ہے۔(۴)

علامہ جار اللہ زمخشری وضاحت کرتے ہیں کہ:

السیرۃ۔ سار الوالی فی الرعیۃ سیرۃ حسنۃ بادشاہ اپنی رعایات میں اچھے کردار اور چال چلن کے ساتھ مشہور ہوا اور احسن السیر بہترین اخلاق و کردار والا۔(۵)

''المنجد'' میں لکھا ہے کہ سارا، سیرا و تسیارا و میسرا و میسرۃ و سیر روۃ، جانا، چلنا اور سفر کرنا۔(۶)

مصباح اللغات میں لفظ سیرت کے یہ معنی درج کئے گئے ہیں۔

مصباح اللغات، روش، طریقہ۔(۷)

فیروز اللغات، میں علم تاریخ کے ہیں ۔(۸)

جبکہ متاخرین کے نزدیک سیرت کی اصطلاح کو وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ وہ آپؐ کے غیر مسلموں کے ساتھ معاملات اور غزوات وسرایا کے ساتھ ساتھ آپؐ کی پیدائش سے لے کر وفات تک آپؐ کی زندگی کے تمام معاملات اور آپؐ کا حسب نسب آپؐ کے ازدواج اولاد، آباؤ اجداد کو سیرت کے تحت لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپؐ کی سیاست، معاشرت، معیشت، مکہ اور مدینہ کے حالات حتیٰ کہ عرب کے حالات کو بھی سیرت کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

مولانا شبلی نعمانی ''سیرت النبی ﷺ'' میں لکھتے ہیں کہ

> ''کئی صدیوں تک یہی طریقہ رہا۔ چنانچہ تیسری صدی تک جو کتابیں سیرت کے نام سے مشہور ہیں مثلاً سیرت ابن ہشام، سیرت ابن عائذ، سیرت اموی وغیرہ۔ ان میں زیادہ تر غزوات ہی کے حالات ہیں۔ البتہ زمانہ مابعد میں مغازی کے سوا اور چیزیں بھی داخل کر لی گئیں۔ مثلاً ''مواہب لدنیہ'' میں غزوات کے علاوہ باقی سب کچھ ہے۔(۹)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ہے کہ:

> ''محدثین کی اصطلاح میں رسول اکرمؐ کے خاص غزوات کو مغازی کے علاوہ ''سیرۃ'' کہتے تھے۔ مثلاً ابن اسحاق کی کتاب کو مغازی بھی کہا جاتا ہے اور سیرۃ بھی، کتب مغازی کا موضوع بھی اور حقیقت اکثر سیرت ہوتا تھا۔ آگے چل کر فقہ میں سیرت کے لفظ سے غزوات اور جہاد کے احکام مراد لئے گئے۔(۱۰)

شاہ عبدالعزیز ابن شاہ ولی اللہ کے مطابق:

> **آنچہ متعلق بوجود پیغمبر ما صلی اللّٰہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و آن عظام است و از ابتدائے تولد آنجناب تاغایت وفات آن را سیرت گویند۔(۱۱)**
>
> جو کچھ ہمارے پیغمبر اور حضرات صحابہ کی عظمت اور ان کے وجود سے متعلق ہو جس میں آنحضرت کی پیدائش سے وفات تک کے واقعات بیان کئے گئے ہوں وہ سیرت ہے۔

آپ ﷺ کے حالات زندگی کے علاوہ یہی سیرت دوسرے اہم اشخاص کی سوانح عمری کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے کتاب سیرۃ الصحابہ، سیرت عائشہ، سیرت عمر بن عبدالعزیز اور سیرت ابن تیمہ وغیرہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ سیرۃ کا لفظ (۱) جانا، رواں ہونا، چلنا (۲) روش، طریقہ (۳) شکل وصورت اور ہیئت (۴) کردار (۵) طرز زندگی، زندگی کے نشیب و فراز (۶) عادت (۷) قصے، کہانی، سابقہ واقعات (۸) اور ایسی سوانح جسے غور وخوض کے ساتھ لکھا و بیان کیا جائے ان سب پر لغوی طور پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔(۱۲)

سیرت کا مفہوم قرآن کی روشنی میں:

سیرت کا لفظ قرآن میں صرف ایک بار ہی استعمال ہوا ہے۔(۱۳) اور وہ بھی اصطلاحی معنی میں نہیں بلکہ لغوی معنی میں۔ قرآن مجید میں لفظ ''سیرت'' بمعنی ہیئت سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰؑ کے قصے میں اس طرح آیا ہے کہ جب ان کا عصا معجزہ کے طور پر دوڑتا ہوا سانپ بن گیا تو حضرت موسیٰ کو اسے ہاتھ میں لیتے ہوئے قدرے خوف محسوس ہوا تو ان سے ارشاد ربانی ہوا۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ط سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْأُوْلٰى o (۱۴)

ترجمہ: اس کو پکڑلو اور ڈرو نہیں۔ ہم اس کو بھی اس کی پہلی سیرت (ہیئت وحالت) پر کردیں گے۔

گویا قرآن پاک میں یہ الفاظ چلنے پھرنے اور ہیئت وحالت کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ قرآن مجید میں فعل ماضی سار کا استعمال سورۃ قصص میں اس طرح آیا ہے:

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ط (۱۵)

ترجمہ: پس جب موسیٰ اپنی مدت پوری کرچکے اور اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر چل دیئے تو ان کو کوہ طور کی طرف سے آگ (روشنی) دکھائی دی۔

سیرت نگاری کے مآخذ:

سیرت نگاری کے میدان میں اس بات کا تعین کرنا بے حد ضروری ہے کہ سیرت طیبہ کو کن مآخذ سے مرتب کیا جائے۔ لہٰذا سیرت نگاری کے لئے اہل علم نے درج ذیل مآخذ کو تسلیم کیا ہے۔

۱۔ قرآن مجید
۲۔ کتب احادیث
۳۔ کتب مغازی وسیر
۴۔ کتب تاریخ
۵۔ کتاب تفاسیر
۶۔ کتب اسماء الرجال
۷۔ کتب شمائل
۸۔ کتب دلائل
۹۔ کتب آثار واخبار
۱۰۔ معاصرانہ شاعری

قرآن مجید:

قرآن مجید ''سیرت رسولؐ'' کا ایک بنیادی مآخذ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیرت رسولؐ پر عمل اور اس کی ضرورت واہمیت کو بہت ہی موثر انداز سے بیان کیا ہے۔ اور اپنے پیغمبر ﷺ کی سیرت وکردار کو مومنوں کیلئے ایک اعلیٰ مثال کے طور پر پیش کیا ہے اور اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ پیغمبر کی اطاعت کو لازم قرار دیا ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ محض حامل قرآن نہ تھے بلکہ سراپا قرآن تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا گیا کہ آپؐ کے اخلاق پر روشنی ڈالیں تو آپؓ نے جواب دیا۔ قرآن پاک کا مطالعہ کرو قرآن پاک آپ ﷺ کے اخلاق کی ہی تفسیر ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ط (۱۶)

ترجمہ: بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے۔

قرآن مجید آپؐ کے اخلاق کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ٥ (۱۷)

ترجمہ: اور یقیناً تو ایک بڑے خلق پر ہے۔

ڈاکٹر انور محمود خالد لکھتے ہیں:

''قرآن مجید، سیرت رسول ﷺ کا بنیادی مآخذ ہے۔ اس الہامی کتب کی ۱۱۴ سورتوں میں حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ کے ضروری اجزاء جستہ جستہ مذکور ہیں۔ آپؐ کی ابتدائی زندگی، یتیمی، غربت، جوانی میں مالی فراغت، تلاش حق، بعثت نزول وحی، دعوت وتبلیغ، کفار کی مخالفت، اسلام کا فروغ، معراج، ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ، تحویل قبلہ، مشہور غزوات (بدر، احد، احزاب، حنین، تبوک اور فتح مکہ) خاندانی زندگی، اخلاق وعادات اور سیرت وکردار کے بارے میں مستند معلومات کا سرچشمہ یہی کتاب ہے۔ (۱۸)

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر دنیا سے تاریخ اسلام کی ساری کتابیں معدوم ہو جائیں اور صرف قرآن ہی باقی رہ جائے تب بھی آپؐ کی سیرت وحیات کے براہین مٹ نہیں سکتے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کہتے ہیں:

''اگر دنیا سے تاریخ اسلام کی ساری کتابیں معدوم ہو جائیں اور صرف قرآن ہی باقی رہے تب بھی آنحضرت ﷺ کی شخصیت مقدسہ اور آپؐ کی سیرت وحیات کے براہین وشواہد مٹ نہیں سکتے، کیونکہ یہ صرف قرآن ہے جو ہمیشہ دنیا کو بتلاتا رہے گا کہ اس کے لانے والا کون تھا؟ کس ملک میں پیدا ہوا؟ اور اس کے خویش دیگانہ کیسے تھے؟ قوم اور مرز بوم کا کیا حال تھا؟ اس نے کیسی زندگی بسر کی اس نے دنیا کے ساتھ کیا کیا اور

دنیا نے اس کے ساتھ کیا کیا۔اس کی باہر کی زندگی کیسی تھی اور گھر کی معاشرت کا کیا حال تھا؟اس کے دن کیسے بسر ہوتے تھے؟اور راتیں کیسے کٹتی تھیں؟اس نے کتنی عمر پائی؟ کون کون سے اہم واقعات وحوادث پیش آئے؟ پھر جب دنیا سے جانے کا وقت آیا تو دنیا اور دنیا والوں کا کیال حال تھا اور جب واپس نظر وداع ڈالی تو وہ کہاں سے کہاں پہنچ چکی تھی۔''(۱۹)

قرآن مجید میں جہاں سابقہ انبیاء ورسل کی سیرت کے چند پہلوؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہاں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو بھی ایک منفرد انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ان کی خانگی واجتماعی زندگی اور عہد نبوی کے احوال پر بھی اہم معلومات کو بیان کیا ہے۔ یہ معلومات قرآن مجید میں جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں۔ یہ معلومات انتہائی معتبر ہیں کیونکہ قرآن مجید سے زیادہ مستند اور معتبر کوئی ماخذ نہیں۔ یہ بات تو غیر مسلم بھی ماننے پر مجبور ہیں۔

ڈاکٹر انور محمود خالد کہتے ہیں:

''قرآن کی اس خصوصیت میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں کہ محمد ﷺ کی سیرت اور ابتدائی اسلامی تاریخ معلوم کرنے کے لئے اس میں بنیادی باتیں موجود ہیں اور محمد ﷺ کی زندگی کے تمام تحقیق طلب امور اس کے ذریعہ صحت کے ساتھ جانچے جاسکتے ہیں کہ چنانچہ ہمیں محمد ﷺ کے مذہبی خیالات، ان کے اجتماعی افعال اور ان کی نجی زندگی کے متعلق تمام مواد قرآن میں مکمل طور پر مل جاتا ہے اور محمد ﷺ کی سیرت اور ان کا کردار معلوم کرنے کیلئے ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں سب کچھ صاف صاف نظر آتا ہے۔''(۲۰)

کتب احادیث:

قرآن مجید کے بعد سیرت کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال ہیں جو احادیث کی شکل میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔

احادیث کے راویوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے محدثین کی بے حد تلاش، محنت، کاوش اور احتیاط کے بعد احادیث کی کتب مرتب ہوئیں اور یوں سیرت رسول کے لئے ایسا بے مثال ریکارڈ محفوظ کیا گیا جس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ احادیث کی وسعتوں کا ادراک کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ انسانیت کی اہم ترین انقلابی عہد کی تاریخ اور سیرت رسول ﷺ کا جامع اور معتبر ترین ذخیرہ ہے۔ اسی طرح حدیث اس عہد اور زمانہ کی تاریخ ہے جس میں آپ کو انسانیت کی فلاح کے لئے مبعوث کیا گیا۔ اسی کے پیش نظر تمام محدثین جن کی سعی اور کوشش کا دنیا پر بہت بڑا احسان ہے اپنی کتب میں ان احادیث کو بھی بیان کیا جو آپؐ کی زندگی کے حالات سے متعلق ہیں۔ بخاری ومسلم سے لے کر صحیح احادیث کی تمام کتب میں جو مستند احادیث ہیں ان میں سیرت کے بارے میں اہم ترین واقعات موجود ہیں اور ان احادیث کو السیر ومغازی کے ابواب کے تحت لیا جاتا ہے۔ درحقیقت سیرت کا بنیادی حصہ اور آپؐ کے حالات زندگی کی بنیادی معلومات ان دونوں ماخذوں سے مکمل طور پر مل جاتی ہے۔

سیرت نگاری اس شعبے میں بعض اہل علم نے صحیحین کی بنیاد پر سیرت کی کتب لکھیں بعض نے بخاری و مسلم کے ساتھ ساتھ بقیہ کتب کو بھی سامنے رکھا اور قرآن و حدیث کی بنیاد پر سیرت کے مجموعے لکھے۔ ایسے مجموعوں میں انہوں نے صرف قرآن اور احادیث صحیحہ کا حوالہ دیا ہے جبکہ کسی تاریخ یا سیرت نگاری کا حوالہ نہیں دیا۔ اس نوعیت کے کام کا یہ فائدہ ہوا کہ اس سے سیرت نگاروں کی بہت سی تحقیقات کی تائید اس انداز سے ہوگئی کہ قرآن اور احادیث کی بنیاد پر لکھی جانے والی ان کتابوں میں اور دوسری سیرت نگاروں کے مجموعوں میں بنیادی طور پر کوئی فرق سامنے نہ آیا۔ اس سے بات معلوم ہوتی ہے کہ سیرت کے جواصل واقعات اور اساسی معلومات ہیں وہ ساری کی ساری کتب احادیث سے ہی مل جاتی ہیں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احادیث نبویؐ سیرت کا اہم ترین اور مستند ماخذ ہے۔

حدیث نبویؐ کی تدوین اگرچہ عمر بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی لیکن صحابہؓ نے بھی آپؐ کے اقوال، عمال اور احوال ذاتی طور پر جمع کرنا شروع کر دیئے۔ اہم کتب احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۔ صحیفہ صادقہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔

۲۔ صحیفہ ہمام بن منبہ: حضرت ابو ہریرہ کے شاگرد ہمام بن منبہ نے مرتب کیا۔

۳۔ کتاب الاثار: امام ابوحنیفہ

۴۔ موطا: امام مالک

۵۔ مسند احمد بن حنبل

۶۔ صحاح ستہ

کتب مغازی وسیر:

سیرت رسولؐ کا ایک اہم ماخذ مغازی اور سیرت کی وہ کتابیں ہیں جو ابتدائی دور کے بزرگوں نے مرتب کیں۔ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں سیر و مغازی کا تذکرہ مسلمانوں کا محبوب مشغلہ تھا اور وہ طرح طرح سے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، باتوں باتوں میں، عموی اور خصوصی مجلسوں میں مسجدوں میں باہمی ملاقاتوں میں، میدان جہاد میں ان کا تذکرہ کرتے تھے۔

مغازی کا مطلب اگرچہ جنگیں ہیں لیکن اصطلاحاً اس سے مراد وہ جنگیں ہیں جن میں آپ ﷺ خود شریک ہوئے۔ اصولاً تو مغازی کو صرف ''غزوات نبوی'' اور ان میں شریک صحابہ کرام کے تذکرے تک محدود رہنا چاہئے تھا لیکن اپنے توسیعی مفہوم میں اس اصطلاح کا اطلاق آپؐ کی پوری حیات مبارکہ پر کیا جانے لگا۔ کچھ لوگوں نے مغازی کا مطالعہ واقعات اور تاریخ کے نقطہ نظر سے کیا، کچھ حضرات نے مغازی کا مطالعہ اسلام کے قانون جنگ و صلح کے ماخذ کے طور پر کیا۔ اسلام کا بین الاقوامی قانون اول اول مغازی کی صورت میں سامنے آتا ہے آپؐ نے کیا کیا ارشادات فرمائے۔ لوگوں سے معاملہ کیسے کیا۔ کس طرح سے اپنی جنگوں کو منظم کیا۔ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ معاہدے کئے کیسے کئے اور ان کی پاسداری کی تو کیسے کی۔ کچھ لوگ ان موضوعات پر دلچسپی لینے لگے۔ اس لئے

پہلی صدی ہجری کے اواخر اور دوسری صدی ہجری کے شروع سے یہ دو الگ الگ فن بن گئے ایک علم سیر کہلایا ہے اور دوسرا علم مغازی جو گویا کتب سیرت کا ایک شعبہ بنا۔ کتب احادیث کی طرح کتب مغازی وسیرت کی با قاعدہ ابتداء بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی۔ لیکن ان کے ابتدائی نقوش اس سے پہلے بھی ملتے ہیں۔ کتب مغازی وسیرت کی تدوین کرنے والے درج ذیل تھے۔

۱۔ عروہ بن زبیر

۲۔ ابان ابن عثمان

۳۔ وہب بن منبہ

۴۔ عبداللہ بن ابوبکر صدیقؓ

۵۔ موسیٰ بن عقبہ

۶۔ ابن شہاب الازہری

کتب تاریخ:

اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ تاریخ کی اولین بنیاد ہے جس پر تمام مسلمان فخر کرتے ہیں۔ خواہ وہ کوئی بھی زبان بولتے ہوں اور کسی علاقے کے رہنے والے ہوں۔ سیرت نبوی ہی سے آغاز کر کے مسلمانوں نے تاریخ کی تدوین کی اس لئے کہ تاریخی واقعات سے متعلق جو چیزیں وہ سب سے پہلے ضبط تحریر میں لائے وہ سیرت نبوی کے واقعات ہی تھے۔

متقدمین کی لکھی ہوئی اسلامی کتب تاریخ سیرت رسول کا ایک اہم ماخذ ہیں۔ بنیادی طور پر یہ سیرت کی کتابیں نہیں بلکہ اسلامی دنیا کے حکمرانوں، اہم شخصیتوں اور مسلمان ممالک کے احوال وقائع بیان کرنے کا ذریعہ ہے لیکن اسلام کی ابتداء کے تذکرے میں وہ آپؐ کی زندگی اور کارناموں کو بھی اپنا موضوع بناتی ہیں۔ تاریخ کی ان کتابوں میں کہیں آپؐ کی سوانح حیات مختصراً اور کہیں تفصیلاً بیان ہوئے ہیں۔

اس لئے شبلی نعمانی کہتے ہیں:

> ''سیرت کے سلسلے میں الگ تاریخ تصنیفات ہیں۔ ان میں سے جو محدثانہ طریقہ پر لکھی گئیں یعنی جن میں روایتیں بہ سند مذکور ہیں ان میں آپ ﷺ کے حالات اور واقعات کا جو حصہ ہے وہ بھی دراصل سیرۃ النبی ہے۔ ان میں سب سے مقدم اور قابل اسناد امام بخاری کی دونوں تاریخیں ہیں لیکن دونون نہایت مختصر ہیں۔ تاریخ الصغیر چھپ گئی ہے مگر اس میں سیرت نبوی کا حصہ کتاب کا دسواں حصہ بھی نہیں یعنی صرف پندرہ صفحے ہیں اور ان میں بھی کوئی ترتیب نہیں۔ تاریخ الکبریٰ البتہ بڑی ہے لیکن سوانح بندی اس میں بھی بہت کم ہے اور جستہ جستہ واقعات بلاترتیب مذکور ہیں۔(۲۱)

ہماری قدیم کتب تاریخ میں اکثر روایات تو وہی ہیں جو حدیث اور مغازی و سیر مشہور کتابوں میں محفوظ ہیں لیکن ابتدائی دور کی تاریخی کتابوں میں ایسی روایتیں بھی خاصی تعداد میں مل جاتی ہیں جو صرف انہی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتب تاریخ، سیرت رسول ﷺ کے ضروری منبع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یوں تو اسلامی تاریخ پر متقدمین، متوسطین اور متاخرین نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں لیکن سیرت کے حوالے سے صرف وہی کتابیں قابل ذکر ہیں جن میں اس مقدس ہستی کا بطور خاص تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ نیا مواد پیش کیا گیا ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں بھی وہی روایات ہیں جو حدیث اور مغازی و سیر کی مشہور کتابوں میں محفوظ ہیں تاہم نمونہ کے طور پر متقدمین کی چند کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ تاریخ یعقوبی

۲۔ تاریخ طبری

۳۔ تاریخ ابن خلدون

۴۔ تاریخ اسلام ذہبی وغیرہ۔

کتب تفاسیر:

سیرت رسول کا ایک اور اہم ماخذ وہ کتب تفاسیر ہیں جو قرآن مجید کے معانی و مطالب کی وضاحت کیلئے متقدمین نے تحریر کیں۔

تفسیر کے لغوی معنی ظاہر کرنا ہے اور اصطلاحی معانی ایسا علم ہے جس کی مدد سے قرآن حکیم کے معانی و مطالب معلوم کئے جاتے ہیں اور اس میں موجود احکام و مسائل اور اسرار و حکم سے بحث کی جاتی ہے قرآن مجید کے اولین مفسر خود آپ ؐ تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو اس کتاب مفسر ترجمان قرار دیا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۔(۲۲)

ترجمہ: اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے۔

اور آپ کے حالات دریافت کرنے کا سب سے مستند ذریعہ کلام الٰہی ہے۔ جب قرآن مجید کی تشریح و توضیح کی جاتی ہے تو سیرت رسول کی نسبت سے وہ مقامات زیادہ اہم ہو جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی مخاطب کیا ہے یا پھر ان کی حیات مبارکہ کے مختلف واقعات کی طرف اجمالی اشارے کئے ہیں۔ جب یہ معلوم کرنا ہو کہ آیات قرآنی کے نزول کے اوقات، اسباب اور مقامات کون کون سے تھے اور ان کا آپ ؐ کی حیات مبارکہ سے کیا تعلق تھا؟ اسی لئے کتب تفاسیر، سیرت النبی کا ایک اہم سرچشمہ قرار دی گئی ہیں۔

چند اہم کتب تفاسیر درج ذیل ہیں۔

۱۔ تفہیم القرآن: مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ

۲۔ مفاتیح الغیب: فخر الدین غازی

۳۔ التفسیر الامفسرون: علامہ محمد حسین الذہبی

۴۔ تفسیر ابن کثیر: اسماعیل بن عمر بن کثیر۔

کتب اسماالرجال:

کتب رجال بھی سیرت کا اہم ماخذ رہی ہیں۔یعنی محدثین جب حدیث کا فن مرتب کر رہے تھے تو حدیث کے راویوں کے حالات بھی جمع کرتے جاتے تھے۔راویوں کے حالات جمع کرنے کے اس طویل عمل میں سب سے پہلے صحابہ کرام کے حالات جمع کئے گئے اس طرح صحابہ کرام کے تذکرے مرتب ہوئے۔پھر تابعین اور تابع تابعین کے تذکروں پر کتابیں مرتب ہوئیں۔ان تذکروں میں جابجا اور کثرت سے ایسی معلوم بھی ملتی ہیں جو سیرت سے متعلق ہیں اوران سے سیرت کے دومختلف پہلوؤں پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی راوی کے بارے میں تذکرہ آیا ہے کہ یہ فلاں صاحب ہیں اوران کے دادا فلاں غزوہ میں آپؐ کے ساتھ شریک تھے۔اس طرح رجال کے تذکرے تابعین اور تبع تابعین کے حالات سے بھی سیرت کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔

اسماء الرجال ان میں سے بیشتر کتابیں اب ناپید ہوگئی ہیں لیکن بعد کی تصانیف انہی سے ماخوذ ہیں۔اس لئے ان کا تذکرہ ناگزیر ہے البتہ شعبہ بن حجاج اور یحییٰ بن سعیدؒ کے بعد جن مصنفین کی کتابوں نے اس فن میں شہرت پائی ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ طبقات ابن سعد

۲۔ کتاب الجرح ولتعدیل

۳۔ تہذیب التہذیب۔

کتب شمائل:

شمائل کا موضوع سیرت نگاروں کے لئے اتنا پرکشش ہورہا ہے کہ اوائل سے لے کر اب تک اس پر طبع آزمائی ہو رہی ہے۔ جن میں آپ ﷺ کے حلیہ مبارک، عادات وخصائل اور فضائل ومعمولات زندگی کا تذکرہ ہے۔یوں تو کتب احادیث میں بھی شمائل نبویؐ کا ذکر ہوتا ہے لیکن کتابوں میں صرف شمائل کو ہی موضوع بنایا گیا ہے۔

ڈاکٹر انور محمود خالد اپنی کتاب اردو نثر میں لکھتے ہیں کہ:

''امام ترمذی کی کتاب الشمائل اس فن کی سب سے پہلی اور مشہور تالیف ہے۔اس تالیف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بڑے بڑے جید علماء نے اس کی بیسوں شرحیں لکھیں۔(۲۳)

چنانچہ آپؐ کا رنگ، چہرہ، آنکھیں، دندان مبارک، ناک، پیشانی، ابرو، بال، ریش مبارک، شکم وسینہ، بازو، کلائیاں،

پنڈلیاں، ہتھیلیاں، ہاتھ پاؤں اور قد و قامت وغیرہ اس تفصیل سے کتب شمائل میں واضح کئے گئے ہیں کہ لفظوں ہی لفظوں میں آپ ؐ کی تصویر آنکھوں کے سامنے کھینچ کر رکھ دی ہے۔ پھر آپ ؐ کی اخلاق و عادات کے ضمن میں آپ ؐ کی طہارت و پاکیزگی، فہم و ذکاء، فصاحت و بلاغت، کھانے پینے، سونے جاگنے، ازدواجی تعلقات، شفقت و محبت، عدل و انصاف، سخاوت و حلم بردباری، شجاعت و دلیری، شرم و حیاء، ایفائے عہد، تواضع، دیانت و امانت، صداقت، مروت، زہد و ریاضت اور خشیت الٰہی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ یوں یہ کتب شمائل میں سراپائے اقدس، اخلاق نبوی اور منصب نبوت جیسے پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ چند اہم کتب شمائل درج ذیل ہیں۔

۱۔ کتب شمائل: امام ترمذیؒ

۲۔ کتاب الشفاء: قاضی عیاض اندلسیؒ۔

کتب دلائل:

سیرت رسول ﷺ کا ایک اور ماخذ کتب دلائل نبوت ہیں جن میں آپ ؐ کے معجزات اور روحانی کارناموں کا ذکر ہے اور بہت سے اہل قلم حضرات نے معجزات وسرور کائنات کو اپنی سیرت نگاری کا موضوع بنایا۔ اسی سلسلے میں جلال الدین سیوطی کی ''الخصائص الکبریٰ'' کو جو جامعیت کا شرف حاصل ہے وہ اور کسی کتاب کو نہیں۔ اس کتاب کا پورا نام ''الخصائص الکبریٰ فی المعجز ات خیر الوریٰ'' ہے۔ اس میں آپ ؐ کے ایک ہزار سے بھی زائد معجزات جمع کئے گئے ہیں۔ امام صاحب نے ہر معجزے کی وضاحت کے لئے احادیث نبویؐ کے ذخیرے کو کھنگالا ہے۔

اس کے علاوہ امام صاحب نے ایک رسالہ بھی لکھا جس کا نام ''الخصائص الصغریٰ'' ہے۔ اس رسالہ میں بھی آپ ؐ کے معجزات اور خصائص احادیث نبویؐ کے حوالے سے درج کئے گئے ہیں۔

کتب آثار واخبار:

کتب آثار واخبار وہ کتابیں ہیں جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں مکہ اور مدینہ کے عام حالات کے علاوہ آپ ؐ کے حالات زندگی اور ان مقامات مقدسہ کے نام ونشان ہیں جن کا تعلق آپ ؐ سے رہا ہے۔ سیرت کے لئے آثار واخبار Background یعنی پس منظر کا کام دیتی ہیں کیونکہ ان کتابوں کے لکھنے والوں نے ان دونوں شہروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان دونوں شہروں کے ماضی کی بہت چھان بین کی ہے۔ ان مولفین کی محنت کی داد دینی چاہئے کہ انہوں نے یوں ہمارے لئے تاریخی معلومات کا ایسا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے جو کہیں اور نہیں ملتا۔

آپ ؐ کی سوانح حیات کی فراہمی کے اس عمل میں ان کتابوں کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اس لئے انہیں ایک الگ عنوان کے تحت لیا گیا ہے۔ اس موضوع پر سب سے قدیم کتاب علامہ ازرقی کی اخبار مکہ ہے جسے ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ سید سلیمان ندوی نے خطبات مدارس میں عمر بن شبہ کی واخبار مدینہ کی واخبار مکہ، ابن زبالہ واخبار مدینہ، کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو اس سلسلہ کی اہم کتابیں ہیں۔

معاصرانہ شاعری:

سیرت رسولؐ کا ایک ماخذ آپؐ کے زمانے کی وہ عربی شاعری ہے جو آپؐ کی ذات مبارکہ کے حوالہ سے کی گئی ہے۔ اگر چہ سیرت رسولؐ کے بنیادی ماخذ صرف دو ہی ہیں یعنی قرآن پاک اور حدیث مبارکہ۔

آپؐ کے صحابہ میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے آپؐ کی شان میں شعر نہ کہا ہو اور اس کو پڑھ کر سنایا نہ ہو۔ اور آپؐ کی تعریف سب سے پہلے زبان کھولنے والے بزرگ آپؐ کے مہربان چچا ابو طالب ہیں جنھوں نے ایک نظم میں آپؐ کی پر جوش تعریف کی اور اپنے خاندان بنو ہاشم کی خصوصیات کا ذکر کیا۔ ان اشعار کو سیرت ابن ہشام میں نقل کیا گیا ہے۔

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ

> ''ابو طالب کے نعتیہ قصیدہ کے سات اشعار نقل ہوئے ہیں اس کے علاوہ 95 اشعار پر مشتمل ابو طالب کے ایک اور طویل قصیدہ کا ذکر ملتا ہے جس کے اشعار ابن ہشام نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں۔ (۲۴)

ابو طالب با قاعدہ شاعر نہیں تھے لیکن بیشتر عرب سرداروں کی طرح وہ صنف شعر سے نا آشنا نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مواقع پر انہوں نے جو قصیدے کہے انہیں کتب سیر مغازی میں نقل کر لیا گیا۔

آنحضرتؐ کے ہم عصر شعراء میں ابو طالب اعشیٰ، کعب بن زہیر، حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن زید، اور کعب بن مالک اس میں شامل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ حمید اللہ، ڈاکٹر محمد، سیر یا قانون بین الممالک (ماہنامہ) فکر ونظر اسلام آباد، ج ۵، ش ۱۱، مئی ۱۹۶۸ء ص/ ۸۰۹، سیر کے موضوع اور کسب پر ڈاکٹر صاحب کا مذکورہ مضمون اور خطبات بہاولپور میں موجود لیکچر کا مطالعہ کریں۔

۲۔ ابن منظور، لسان العرب، احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۸۸ء ج ۱۴ ص ۱۳۸۹۔

۳۔ الزبیدی، سید محمد مرتضٰی تاج العروس، وزارۃ الارشاد والانباء کویت ۱۹۵۶ء، ج ۳، ص ۲۸۷۔

۴۔ فیروز آبادی، مجدالدین، علامہ، القاموس المحیط، دار المعرفت بیروت، سن ندارۃ، ج ۲ ص ۵۴۔

۵۔ زمخشری، جاءاللہ، علامہ، اساس البلاغہ، تبلیغات اسلامی قاہرہ ۱۳۸۲ھ ص ۳۲۶۔

۶۔ لوئس معلوف، المنجد، مترجم مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی، خزینہ علم وادب لاہور، ۱۹۵۸ء، ص ۴۰۸۔

۷۔ بلیاوی، عبدالحفیظ ابوالفضل، مولانا، مصباح اللغات، خزینہ علم وادب لاہور، ۱۹۵۰ء، ص ۳۸۷۔

۸۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۸۷۴۔

۹۔ شبلی نعمانی، علامہ، سیرت النبیؐ، اسلامی کتب خانہ لاہور، سن ندارۃ، ج ۱ ص ۱۸۔

۱۰۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب لاہور، ۱۹۷۵ء، ج ۱۱، ص ۵۰۶۔

۱۱۔ دہلوی، عبدالعزیز شاہ، عجالہ نافعہ، مع شرح فوائد جامع، مترجم مولانا عبدالحلیم چشتی، ایجوکیشنل پریس، کراچی، سن ندارۃ ص ۴۸۔

۱۲۔ خالد، ڈاکٹر انور محمود، اردو نثر میں سیرت رسول، ص ۳، اقبال اکادمی لاہور پاکستان (مقالہ پی ایچ ڈی) طبع اول ۱۹۸۹ء۔

۱۳۔ فواد عبدالباقی محمد، المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، سہیل اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۳۷۴۔

۱۴۔ سورۃ طٰہٰ: ۲۰/ ۲۱۔

۱۵۔ سورۃ القصص: ۲۸/ ۲۹۔

۱۶۔ سورۃ الاحزاب: ۳۳/ ۲۱۔

۱۷۔ قلم: ۶۸/ ۴۔

۱۸۔ انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرت رسول، اقبال اکیڈمی لاہور ۱۹۸۹ء ص ۴۵۔

۱۹۔ ابوالکلام آزاد، مولانا، رسول رحمت، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۰ء، ص ۱۹۔۲۰۔

۲۰۔ انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول، ص ۲۸۔

۲۱۔ شبلی نعمانی، سیرت النبیؐ، ج ۱ ص ۳۴۔

۲۲۔ النحل، ۱۰/ ۸۹۔

۲۳۔ انور محمود خالد ص ۱۷۱۔

۲۴۔ ابن ہشام، ابومحمد عبدالملک، سیرت ابشویہ، بیروت دار احیاء ۱۴۱۵ھ، ج ۱، ص ۱۵۶۔